رجسٹرڈ نمبر ۵۸۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

سہ روزہ

ایڈیٹر: ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم   قیمت ۱۰ نئے پیسے

سالانہ چندہ صرف چار روپیہ (للعہ)

فی پرچہ اٹھارہ نئے پیسے (۱۸)

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ شمس علوی منیجر کاکوری اخبار ۳۲ امین آباد پارک لکھنؤ

۲۔ مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱	یکم نومبر ۱۹۶۲ء مطابق ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۲ ہجری	شمارہ نمبر ۵

احساس سے دور ہوں

سید سلطان باسط علوی بیکسؔ کاکوروی

بلبل دیار دور گلستاں سے دور ہوں
شام خزاں سے صبح بہاراں سے دور ہوں
اے آتش فراق جگر پھونک دے ذرا
عرصہ ہوا کہ جلوۂ جاناں سے دور ہوں
دل دے کے اُن کو درد کی لذت تو پا گیا
شکر خدا ہے چاک گریباں سے دور ہوں
آئی ہے جس کو پا کے تمنا شباب پر
اُس لذتِ حیات کے ساماں سے دور ہوں
اک دل کو لے کے سیکڑوں غم دے گیا ہے وہ
کیسے کہوں کہ یار کے احساں سے دور ہوں
کانٹوں میں رہ گئی ہے الجھ کر یہ زندگی
حسن بہار اور گل خنداں سے دور ہوں
یاد خدا ہے دل میں، نظر ہے صنم شناس
کیسے کہوں کہ لذت عصیاں سے دور ہوں
بیکسؔ کسی کی ابھی تک ہے دل نشیں!
یہ کیوں کہوں کہ محفل جاناں سے دور ہوں

غزل

جمال علوی۔ بی کام (آگرہ)

دل تمنا اُن سے گدگداتے رہے — ہم بھی ہنستے رہے وہ ہنساتے رہے
ہم انھیں وہ ہمیں یاد آتے رہے — اور اشک گلابی بہاتے رہے
اُن کی نظروں سے نظریں ملاتے رہے — ہم بھی پیتے رہے وہ پلاتے رہے
جیسے گلشن میں آئے صبا جھوم کر — یادیں بے تکلف وہ آتے رہے
رو دیے داستانِ الم سن کے وہ — اور ہم غم میں بھی مسکراتے رہے

ہم تو سنتے رہے زلف کے سایۂ میں
چھاؤں میں وہ ستاروں کی گاتے رہے

---

۱۳ اکتوبر کی شب کو دہلی میں یوم تجوید منایا گیا جس میں فتح راحت علوی رضا نے بھی غزل پڑھی جو سامعین کو بہت پسند آئی تجوید اکیڈمی کی طرف سے موصوف کو نقرئی تمغہ پیش کیا گیا غزل کے چند اشعار یہ ہیں:

ساقی کی ہے یہ مہربانی — ساغر میں بھر کے دیدی جوانی
عشق دائم کی پوچھتے کیا ہو — یہ بھی ہے فانی وہ بھی ہے فانی
دلسوز بننا آساں نہیں ہے — تم کیا سنوگے غم کی کہانی
دیکھ اے واعظ میرا ایماں — ایک تو آدم کافر جوانی
خوش آئی ہے اے عشق عقلیں دونوں کو — تری سادہ دلی کی رنگیں بیانی

[illegible]

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

حضرت نادر کاکوروی

منشی نادر علی نام۔ نادر تخلص ۱۸۸۶ء میں قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ حضرت نادر کی پیدائش سے چند برس پہلے حضرات قصبہ جنگ آزادی اول میں حصہ لینے کی پاداش میں ایک کٹھن دور ابتلا سے گزر چکے تھے۔ قصبہ کی فضا جہاد کی صدائے بازگشت سے گونجی ہوئی تھی اور ارباب وطن نے سب کچھ کھونے کے باوجود عزت و ناموس کو قائم رکھنے میں بے نظیر ترجیحات کا ثبوت دیا تھا۔ قصبے کی تعمیر نو میں جن بزرگوں کا ہاتھ تھا ان کی دور رس آنکھوں نے یہ بھانپ لیا تھا کہ وقت کے بڑھتے تیور کے سامنے صرف جوہر قابل ہی ٹھہر سکے گا اس لئے ارباب وطن نے مجموعی طور پر اور انفرادی طور پر بھی شمع علم کو گھر گھر روشن کرنے کا تہیہ کر لیا تھا

حضرت نادر نے جب ہوش سنبھالا تو گھر گھر مکتب کھلے تھے درس و تدریس کا سلسلہ عام طور سے جاری تھا۔ انھوں نے علوم مشرقی میں دستگاہ حاصل کر کے علوم مغربی بھی حاصل کئے بزرگوں سے وضعداری، منکسر المزاجی، غمگساری، نیک باطنی اور سلیم الطبعی پائی۔ قدرت اول نے ان کے حصہ میں طباعی ذہانت اور ذکاوت کا حصہ بھی بدرجہ اتم ودیعت کیا تھا۔ کچھ تو قصبہ کا ماحول، کچھ فطری مناسبت۔ حضرت نادر نے شعر و شاعری میں وہ راہیں نکالی ہیں کہ ان کے ہمعصر ان سے بازی نہ لے جاسکے۔

جس طرح قصبہ کی فضا بدلتے ہوئے حالات میں سازگاری پیدا کر رہی تھی بالکل اسی طرح ملکی فضا بھی جمود و پستی سے نکلنے کی راہیں ڈھونڈھ رہی تھی، مولانا آزاد و حالی اور شبلی علم و ادب کی فضا میں نئی تحریک کے بانی ہوئے، سرور اور نادر نے اس تحریک کو ٹھوس بنیادوں پر قائم کیا۔ حضرت نادر کی شاعری کے بنیادی نکتوں کو سمجھنے کے لئے اس پس منظر کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مختصراً میں حضرت نادر کی شاعری کی خصوصیات بیان کروں گا۔

۱- نادر نے لگے بندھے طریقۂ شاعری سے بغاوت کی اور اپنے لئے نیا میدان شاعری ڈھونڈھ نکالا جو جدت طرازی، سادگی، جذبات کی فطری ادائیگی اور واقعات کی حقیقی منظر کشی پر مبنی ہے۔ مثلاً

اے چاند میرا حال تجھ سے چھپا نہیں ہے
نادر میں ہوں کوئی یاں دوسرا نہیں ہے
سن کان دھر کے اپنی بیتی تجھے سناؤں
میرا تو حال یہ ہے میں تجھ سے کیا چھپاؤں
اونچا بہت غباروں میں بیٹھ کر اڑا ہوں
بادل میں چھپ گیا ہوں تاروں میں مل گیا ہوں

سیر عدم کر آیا میں اسپیشل اڑاتا
گزرا صراط پر سے بائیسکل اڑاتا

یہ قصر اور یہ گھر ہے سب چار دن کا
یہ فرش منظر ہے سب چار دن کا
تو خاک بے لحد کا بچھونا ہی اچھا

۲- نظری شاعری میں حضرت نادر نے حقائق زندگی کے ایسے رنگ بھرے ہیں کہ اس میدان کے دوسرے راہرو نادر کے مقابل نہیں ٹھہر سکتے۔ ان کا کلام تصنع سے پاک ہے اور تکلف سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔ سیدھی سیدھی باتیں سادے سادے الفاظ میں اس طرح کہتے چلے گئے ہیں جیسے ہم روزمرہ گفتگو کرتے ہیں۔ مثلاً

یہ دنیا جائے آسائش نہیں ہے آزمائش ہے
یہاں جو سختیاں تجھ پر پڑیں انگیز کرنا ہے

یہ دنیع قومیت آئندہ رخصت ہونیوالی ہے
نئی تہذیب سے تجدید ملت ہونے والی ہے
نئے سامان آسائش فراہم ہوتے جاتے ہیں
فراہم کیوں نہ ہوں اسکی ضرورت ہونے والی ہے

۳- الفاظ سادہ ہیں مگر پرکار، مضامین کی واقعیت کو ان سادہ الفاظ

(باقی آئندہ)

بھرے بھرے دن ہیں کاکوری کے ساقی بھر کے کنٹر دے

گزشتہ سے پیوستہ

تین بجے سے ہی بزرگوں نے بڑوں کے اشاروں پر زنانخانے کے پھاٹک دروازے سے نعرے لگانا شروع کر دیئے 'رخصت کیجئے، رخصت کیجئے' اور عورتیں دلہن کو سجانے اور دولہا کی مانگ پٹی درست کرنے میں لگی تھیں۔ ہاتھوں میں پھرتی کہاں سے آتی۔ رخصتی کے نام سے دل بیٹھے جاتے تھے۔ بالآخر دولہا اندر بلا لیا گیا۔ اجازت لیتے ہی چھوٹی خنگو نے کمان جنگی اراری جاتی رسم پوری کرنا تھی۔ گھر کے امرود کی ڈالیاں توڑی گئیں اور اس سے دولہا کی درگت بنی۔ سالیوں نے دختر دوم منشی حاجی احترام علی علوی کی کمان میں نو ایجاد دلچسپیوں خواتین سے تماشائیوں کی داد لی۔ سلام کرائی کی رسم بھی ماند ماند جاری رہی موقوف ہو گئی ہے۔ رسم قدیم کے مطابق دلہن کو کوئی گود میں لا کر سوار کرتا۔ زمانہ بدل گیا۔ پرتو چشموں کے ساتھ ساتھ دولہن بھی تھی بیگم محمد عارف علوی اور بیگم شفقت علی عباسی کو دلہن بننے کے امتیازی نشان ملے۔ یہی کاکوری سے ہمراہ آئیں۔ لکھنؤ پہنچنے کے بیگم افتخار علی علوی اور بیگم اشتیاق علی علوی کا اضافہ کیا گیا۔ دان جہیز کی فہرست عنایت کی گئی۔ سامان جہیز میں موجودہ دور کے ضرورت کی تمام اشیاء موجود تھیں۔ سہیلیوں نے تحفے تحائف دئے۔ خاصی تعداد میں دیدہ زیب جوڑے بھی تھے۔ زیور عورتوں کی اصطلاح میں سادہ 'جڑاؤ' دوہرا تہرا تھا۔ ادھر دلہن خراماں چل رہی تھی۔ ادھر دروبام بچھڑتے ہوئے اپنے پرائے زبان حال سے کہہ رہے تھے ؎

آ گیا انجام میں آخر تری شادی کا دن
ہاں ترے پروان کا اور خانہ آبادی کا دن
تو گھر کی زیب اور تو ہی چمن کی مانند بو
تو ہی گھر باہر کی رونق تو ہی گھر کی آبرو
رکھ کے آنکھوں میں تجھے پالا تجھے پوسا گیا
دکھ زحمت گاہ میں تیری ہوئی خوشنودی تھا
ماں نے گودوں میں اٹھا کر تیری دلداری بھی کی
تربیت دی اور اس پر ناز برداری بھی کی
تو نے اپنی ضد کو جا بے جا بھی پورا کر لیا
دل پہ پتھر رکھ کے کہا گری، گوارا کر لیا
یاد آئیں گی تری نقاشیاں گل کاریاں!
سسک اور کاٹن پردہ وہ پھول وہ پتیاں
کون تیرے نازش بے جا اٹھائے گا بھلا
کون جب تو روٹھ جائیگی منائے گا بھلا

دلہن موٹر میں بٹھائی گئی۔ باپ دل گرفتہ دم بخود باپ کی زبان حال کہتی تھی ؎

سب سے رخصت ہو کے اب سسرال جانا ہے تجھے
چھوڑ کر اس گھر کو اپنا گھر بسانا ہے تجھے
باپ کی ہے اک نصیحت اس کو سن لے غور سے
تجھ کو اب اس گھر میں رہنا چاہئے کس طور سے
تیری دنیا اک نئی ہوگی تیری بستی نئی!
تیرا دریا بھی نیا اور تیری کشتی بھی نئی
اپنی بہبودی کو طاعت اور محبت میں سمجھ!
اپنی عزت ساس اور نندوں کی عزت میں سمجھ
یہ نہیں کہتا کہ تجھ سے صرف شوہر خوش رہے
تیرا وہ برتاؤ ہو جس سے کہ گھر بھر خوش رہے
کاش تو محفل میں جا کر رونق محفل بنے
کاروان کے ساتھ رہ کر لیلئ محمل بنے

موٹر اسٹارٹ ہونے کو ہے۔ بابل پڑھنے والے کاکوری میں رہے نہیں "انقلاب زندہ باد" اپنے پرائے خود ہی رو پڑے۔ بہنیں تڑپ تڑپ کے رہ گئیں۔ اغیار و احباب کی

آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ فضا گونج اٹھی۔ ذرّہ ذرّہ شور آگیں ہوا ہے

الوداع اے بھائی بہنوں کی پیاری الوداع

لاڈلی گھر بھر کی اور سب کی دلاری الوداع

تیرا رکھوالا خدا ہے تیرا والی ہے خدا

تیرا حافظ ہے خدا اور تیرا حامی ہے خدا

الوداع و الوداع جانِ برادر الوداع

راحتِ جانِ پدر اور مونس مادر الوداع

چھین دنیا چین سے رہنا یہی اک راز ہے

زندگی کا سب یہ کہتے ہیں کہ اب آغاز ہے

ہمجولیوں نے گلے لگایا سسکیاں بھریں آہیں کھینچیں

ہمسایوں نے بلائیں لیں دعائیں دیں ۔

دیکھ یہ سب ہمجولیاں اشکوں کی ڈالی لائی ہیں

موتیوں سے آنسوؤں کے بھر کے تھالی لائی ہیں

باپ کی شفقت بھری دل کی دعائیں ساتھ ہیں

ہم نہیں ہیں ساتھ ہم سب کی نگاہیں ساتھ ہیں !

الوداع اے بھائی بہنوں کی پیاری الوداع !

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں آید راز

ورنہ در محفل یاران خبرے نیست کہ نیست

(باقی آئندہ)

پاکستانی ڈاک

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ([illegible])

۱۔ کموڈور محمد آصف علوی صاحب کی خدمات اب محکمہ دفاع سے محکمۂ صنعت میں عارضیاً منتقل ہوگئیں ہیں۔ اس لئے کہ میرین اکاڈمی کی تنظیم کی جائے۔ یہ اکاڈمی دفترِ علمی کی قسم کا ایک ادارہ ہے جو پاکستان میں نیا کھولا گیا ہے اور یہ فخر کموڈور محمد آصف علوی صاحب کو حاصل ہوا ہے کہ وہ اس ادارہ کی تنظیم کریں۔ کموڈور موصوف نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے اور اکاڈمی خوش اسلوبی سے اپنے کام میں مشغول ہے۔ محمد آصف علوی صاحب میرین اکاڈمی کے کمانڈنٹ مقرر ہوئے ہیں اور گذشتہ ماہ تیس تاریخ کو وہ اپنے نئے مکان میں بھی منتقل ہوگئے ہیں۔

۲۔ **سرور الدین حیدر صاحب** نے بحیثیت شپنگ منیجر پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن چاٹگام میں اپنے جدید عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

۳۔ آمنہ بنت محمد واثق علوی صاحب کی رسم بسم اللہ جناب کموڈور محمد آصف علوی صاحب کے دولتکدے پر منعقد ہوئی اس سلسلہ میں ایک محفل میلاد بھی منعقد ہوئی اور چاٹگام کے جملہ اعزا و احباب کو دعوتِ عصرانہ بھی دی گئی۔ مولانا محمد ہاشم صاحب فرنگی محلی (لکھنؤ) نے یہ فرض انجام دیا۔

۴۔ **کیپٹن جناب شہاب احمد صاحب** ان دنوں بیرونی ممالک مثلاً جرمنی، اسوئزرلینڈ وغیرہ کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ وہ ان دنوں مشرقی پاکستان کے اندرونی بیڑہ جہازات کی تنظیم نو کررہے ہیں۔ خبر ہے کہ وہ کچھ جہازات بھی خریدیں گے۔ اور ان ممالک سے بات چیت میں بھی حصہ لیں گے جو اس سلسلہ میں مدد کرسکیں۔

۵۔ **مولانا محمد ہاشم فرنگی محلی**، مولانا محمد حبیب انصاری اور زائر حرم جناب حمید صدیقی لکھنوی کی چاٹگام میں آمد پر جناب محمد خالد انصاری صاحب نے ایک پرتکلف دعوت اپنے اعزائے قریب کو دی اور ساتھ ہی ساتھ ایک مختصری سی محفل میلاد بھی منعقد ہوئی۔ جس میں زائر حرم جناب حمید لکھنوی نے نعت اور سلام بھی سنائے۔

۶۔ **انجانہ محمد خالد انصاری** صاحب جو عرصہ دو ماہ سے

خرابیٔ حلق میں مبتلا رہیں اب ماشاءاللہ بالکل اچھی ہیں۔

۷۔ **جناب عظیم حیدر صاحب** خلف جناب کلیم الدین صاحب (مولوی محلہ) نے لال منیر ہاٹ میں اپنا تربیتی کورس ختم کر لیا۔ اور اب مشرقی پاکستان ریلوے کے ضلعی صدر مقام پکسی میں بحیثیت ٹریفک آفیسر اپنے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔

۸۔ **ڈاکٹر شہیر الدین علوی** صاحب ابن مولوی حبیب الدین صاحب پرنسپل اسلامیہ ماڈل کالج چاٹگام محکمۂ تعلیم کے تربیتی کورس کے سلسلے میں امریکہ گئے ہوئے تھے اب لوٹ آئے۔ معلوم ہوا کہ انھوں نے وہاں ایم اے (ایڈ) کی سند حاصل کی اور اپنے ہی گورنمنٹ میں پی ایچ ڈی کی سند بھی حاصل کی۔ شہیر صاحب ہمارے قصبے کے ہونہار لوگوں میں پہلے ہیں جنھوں نے یہ سندیں حاصل کی ہیں۔

۹۔ **حسن ارشاد** صاحب جو تقریباً سات آٹھ برس سے تعلیم کی وجہ سے لندن میں مقیم تھے اس سال چارٹرڈ اکاؤنٹنس کے امتحان میں کامیاب ہو گئے اور مزید تعلیم کے لئے لندن میں رک گئے ہیں۔ ہم ارشاد محمد صاحب اور ان کی اہلیہ کو بچے کی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

۱۰۔ **جناب چودھری محمد رفیق احمد صاحب خاقان** اب الحمدللہ اچھے ہیں۔ چودھری صاحب موصوف پر پولیو کا ہلکا سا حملہ ہو گیا تھا۔ اب خدا کا شکر ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہیں اور اپنے فرائض منصبی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

۱۱۔ **جناب حکیم مشیر الحسن صاحب** ڈھاکہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ وہ ڈھاکہ میں کچھ مریضوں کے علاج کے لئے تشریف لے گئے تھے الحمدللہ اس میں ان کو کامیابی بھی ہوئی۔

۱۲۔ **جناب والدہ شفیق احمد صاحب** سلمان جو کچھ عرصہ سے عارضۂ قلب میں مبتلا تھیں اب الحمدللہ بالکل اچھی ہیں۔

۱۳۔ **پروفیسر باسط علوی** صاحب ابن محمد عبدالحکیم علوی صاحب چاٹگام کو رنہ کے ساتھ بخار آگیا تھا اب الحمدللہ اچھے ہیں۔

۱۴۔ اہلخانہ **محمد امین علوی** صاحب چاٹگام ابن مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم احاطہ رحیم باسط کو عارضہ بخار ہو گیا تھا اب الحمدللہ اچھی ہیں۔

۱۵۔ **نیت حکیم مشیر الحسن صاحب** کی کچھ طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ ان پر انفلوئنزہ کا شدید حملہ ہو گیا تھا۔ اب الحمدللہ بالکل اچھی ہیں۔

۱۶۔ **کراچی**۔ ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب علوی پانچ ماہ سے علیل ہیں۔ ان کی بچی پھول بچی مسرت قدیر اور ان کے سسر حاجی شفیق احمد صاحب علوی بھی پندرہ دن سے بیمار پڑے ہوئے ہیں۔ غرضکہ گھر کا گھر کھانسی بخار میں مبتلا ہے۔ باری تعالیٰ سب کو صحت دے۔ حاجی شفیق احمد صاحب نومبر میں وطن واپس آنے کا قصد کر رہے ہیں۔

۱۷۔ **احمد حسن صاحب** انصاری کی اہلیہ شکیلہ کے یہاں آٹھ ماہ کی مری ہوئی بچی پیدا ہوئی زچہ عافیت سے ہیں لیکن اسپتال میں داخل ہیں۔

کراچی:۔

بیگم اظہار علی عباسی صاحبہ اور بیگم حسن وہاج صاحبہ نے اپنا پروگرام امکہ دو عرصہ تک کے لئے ملتوی کر دیا۔

ایم اے یاور صاحب نومبر کے آخر ہفتہ میں عازم وطن ہیں۔

کاکوری اخبار کے نمائندۂ خصوصی مقیم کراچی کو باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عزت علی صاحب صدیقی جو اب تک کیپٹن تھے میجر کے معزز عہدے پر تقرر ہو گیا ہے اور موصوف عنقریب امریکہ اور جرمنی فوجی ٹریننگ روانہ ہونے والے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ۲)

فصیح الدین صاحب علوی کا نکاح احتشام الدین صاحب علوی کی دختر کلاں سے ان کے ماموں ظفر الدین صاحب علوی کے دولت کدہ پر ہوا۔

محترم جناب احسن مجتبیٰ صاحب اور احسن محسن صاحب علوی نے بحیثیت گواہوں کے نکاح نامہ پر دستخط کیے۔

احسن محسن صاحب علوی کی اہل خانہ کے لڑکی تولد ہوئی خدا مبارک کرے۔

پرویز عباسی صاحب ۱۴ روز کے مختصر دورے پر راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں۔

بیگم افتخار احمد صاحب وطن سے واپس آگئیں۔

صغیر الدین صاحب علوی اختلاجی کیفیت میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اب اچھے ہیں۔

سید سطیع الدین صاحب کرمانی ملیریا میں مبتلا ہو گئے تھے اب بالکل صحتیاب ہیں اور موصوف پاکستان انٹرنیشنل فیرمین عارضی طور پر ملازم ہو گئے ہیں۔

سید علاء الدین صاحب کرمانی احسن کاکوروی ٹائفائیڈ میں مبتلا ہو گئے تھے اب بخار اتر گیا ہے۔ لیکن لرزہ باقی رہ گئی ہے

سید سرفراز الدین صاحب کرمانی ٹائفائیڈ میں مبتلا ہو گئے تھے اب خدا کے فضل سے اچھے ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر حاجی اطہر قدوائی صاحب دورہ دل میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اسپتال میں داخل ہیں۔ مرض اور کمزوری میں پہلے سے کمی ہے خدا حاجی صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

اقبال اطہر صاحب آئی سی ایس جو فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب صدر پاکستان کے دورہ مغرب میں ہم سفر تھے۔ صدر موصوف کے پاکستان آجانے کے بعد وزیر خارجہ پاکستان کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہیں۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ موصوف تین ماہ تک مقیم رہیں گے۔ موصوف کراچی میں پاکستان کے محکمہ امور خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

میجر عشرت علی صاحب علوی یکم اکتوبر کو کراچی تشریف لائے ہیں۔ آپ دو ماہ کی رخصت پر ہیں۔

بقیہ حالات وطن صفحہ ۳ کالم ۱ اور ۲

عبد الظاہر صاحب، لکھنؤ کی ایک تحریر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ منشی جی پر اس عرصہ بلڈ پریشر کے کئی حملے ہوئے جن نے موصوف کو بہت ضعیف و کمزور کر دیا ہے۔ پہلے طبیب کا علاج رہا اس کے بعد ہومیو پیتھک، آخر اب ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے جس سے کہا جاتا ہے کہ کسی قدر سکون ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

جزاکم اللہ خیرا

اللہ بھلا کرے، اللہ فلاح دارین عطا فرمائے مادر علمی مدرسہ اسلامیہ مجیبیہ اوصنہ کاکوری کے ان بیٹوں کو جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں اور جنھوں نے اس بھلانے وطن کی علمی خدمت کی اور حق شناسی کی داد لی سبحان اللہ

جناب لطیف احمد صاحب علوی عرف احمد محسن علوی بادری مقیم حال ملگام ملغ ستر روپیہ سالانہ تاحیات۔

جناب قمر صاحب راند یہ پانچ روپیہ

جناب میاں دھو علوی صاحب اورنگ آباد ایک روپیہ

بقیہ صفحہ ۸ (حالات وطن) خبریں

احمد محسن صاحب علوی ایک عرصۂ دراز کے بعد اپنے بھائی حافظ نصیر احمد صاحب علوی کو دیکھنے کی غرض سے وطن تشریف لائے ہیں بیگم صاحبہ بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ فی الحال قصبہ مجھوہ اپنے والد صاحب عزیز الحسن صاحب صدیقی سے ملنے گئی ہوئی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ر اکتوبر کو اپنے مستقر پر واپس گئے۔

ولادت:

شہیرہ بیگم محمد تقی صاحب کے یہاں ۱۲ر اکتوبر ۶۳ء بوقت صبح گھر ہی پر لڑکی تولد ہوئی۔ زچہ وبچہ اللہ کے فضل سے بخیریت ہیں اللہ مبارک کرے۔

کاپی پریس جا رہی تھی کہ بارہ بنکی کی ایک تحریر سے یہ پرمسرت خبر ملی کہ ثریا بانو عباسی بی اے علیگ۔ بیگم ڈاکٹر صبیح الدین احمد صاحب پی ایچ ڈی ایگزیکٹیو منیجر کو روم ماٹس کمپنی مسلم باغ (بلوچستان) کے یہاں ۱۰ر اکتوبر کو بمقام کوئٹہ اسپتال لڑکا تولد ہوا۔ زچہ وبچہ الحمد اللہ بخیریت ہیں۔ اللہ مبارک کرے۔

معلوم ہوا ہے کہ محمد حسین صاحب علوی شمس نے شمس ہاؤس نعمت اللہ بلڈنگ نعمت اللہ روڈ لکھنؤ میں ۱۸ر اکتوبر کو **اعتقاد الحسن** صاحب علوی اور ان کی نوعروس کو ایک پرتکلف دعوت دی جس میں قریبی اعزا نے شرکت کی۔

علالتیں:

حیدرآباد کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ مبین احمد صاحب علوی کے یہاں پورا گھر جاڑے بخار میں پڑا ہوا ہے خود مبین احمد صاحب کا بخار تو کچھ کم ہو گیا مگر بیگم مبین احمد ابھی

(بقیہ) ابھی ٹھیک نہیں ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ چکر زیادہ آتے ہیں۔

زرینہ خاتون بنت حکیم بشیر الحسن صاحب شدید نزلہ بخار میں مبتلا ہو گئی تھیں تین چار دن شدید تکلیف رہی اب کچھ قدرے سکون ہے بخار کم ہو چکا ہے۔

اشتیاق احمد صاحب عباسی اپنی آنکھوں کے علاج اور آپریشن کے لئے سیتاپور روانہ ہو گئے خدا کرے آپریشن کامیاب ہو۔

عفت بانو زیبا کاکوروی صاحبہ: خود موصوفہ کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ اس عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار رہیں۔ قریب ڈیڑھ ہفتہ اسپتال میں رہیں اب اللہ کا شکر ہے پہلے سے بہتر ہیں۔

ارشاد علی علوی صاحب: لکھنؤ کی خبر ہے کہ موصوف ماہ ڈیڑھ ماہ سے مسلسل بخار میں مبتلا ہیں آج کل حکیم محمد امین صاحب کے علاج میں ہیں۔ الحمد اللہ بہتر ہیں ابھی علاج جاری ہے۔

اعتقاد الحسن صاحب علوی مع اپنی والدہ اور نوعروس کے ۱۵ر اکتوبر کو کراچی واپس چلے گئے۔

حافظ حسن احمد علوی جو کہ سرپور کاغذ نگر دکن سے وطن آئے تھے ۱۹ر اکتوبر کو اپنے وطن سے اپنے مستقر پر واپس گئے۔

خان بہادر انعام علی صاحب: آگرہ کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ ہنوز موصوف کی طبیعت بحال نہیں ہوئی ہے دو دن اگر سکون سے رہتا ہے تو تیسرے چوتھے پھر گر جاتی ہے ادھر چار چھ دن سے پھر ہچکی ہو گئی ہے۔ سکون ضرور ہے طبیعت صاف نہیں ہے کمزوری بدستور ہے۔

صلاح الدین موصوف کے سلسلے میں معلوم ہوا کہ بخار بالکل اتر گیا تھا کسی نہ کسی بد احتیاطی کی بنا پر پھر پلٹ گیا ہے۔ مگر الحمد اللہ کم ضرور ہے۔ کمزوری ابھی زیادہ ہے۔

حالاتِ وطن

حیدرآباد کی خبریں:-

اختر حسین صاحب ہاشمی ایم اے جو ریڈیو پاکستان میں ایڈیٹر تھے۔ ڈیپوٹیشن پر حکومت ترکی بھیجے گئے ہیں آپ مع اہل وعیال انقرہ (ترکی) پہونچ گئے ہیں۔ اور کام کا چارج لے رہے ہیں۔ موصوف کو بیرون ملک خدمت کے دوران ڈھائی ہزار روپیہ ماہانہ تنخواہ ملے گی۔

تہذیب فاطمہ بنت مولوی حکیم الدین صاحب علوی نے اس سال علی گڑھ سے میٹرک میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔

مسلم الدین صاحب علوی پسر منصف الدین صاحب علوی جو پاکستان سے بغرض ملاقات تشریف لائے تھے حیدرآباد میں ایک ماہ قیام کے بعد اورنگ آباد کے لئے روانہ ہوگئے

آل انڈیا مشاعرہ دہلی:- ہم نے یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی کہ امسال جو آل انڈیا مشاعرہ دہلی سے براڈکاسٹ ہورہا ہے اس میں شرکت کیلئے ساغر نظامی صاحب کی دعوت پر وطن کی ہونہار خاتون شاعرہ عفت بانو زیبا کاکوروی کے نام دعوت موصول ہوگیا ہے۔ موصوفہ غالباً ۲۷؍ اکتوبر کو عازم دہلی ہوں گی اور ۳۱؍ اکتوبر کو واپس ہوں گی۔

حق بحقدار رسید:

یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ خان بہادر حاجی انعام علی صاحب عباسی (متولی درگاہ حضرت سلیم چشتیؒ واقع فتحپور سیکری آگرہ کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر مقرر کردئے گئے ہیں۔ یہ خدمت موصوف کے خاندان میں ڈیڑھ سو برس کے بعد آئی ہے۔

موصوف کے نانا مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم مغفور وہاں منصف تھے اور ان کے چچا مولوی تقی علی صاحب مرحوم وہاں تحصیلدار تھے۔ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم مغفور درگاہ کی کمیٹی کے سکریٹری تھے اور اس خدمت کے صلہ میں ان کو لارڈ ڈلہوزی نے جو اس وقت گورنر جنرل تھے ان کو خلعت دیا تھا۔ جو مہتری میں موجود ہے۔

حیدری صاحب: عبدالحفیظ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ غلام حسنین صاحب حیدری جو عارضی پرمٹ پر اپنے بیٹے نذرالحسنین سے ملنے گئے تھے واپس آگئے۔

بزم میلاد اور مشاعرہ نعت

انجمن غلامان رسولؐ کا یہ سالانہ میلاد اور مشاعرہ حسب معمول اسی تزک واحتشام کے ساتھ ۱۲؍ اکتوبر ۶۲ء جامع مسجد کاکوری کے سامنے میدان میں اپنے پنڈال اور مرصع بارگاہ میں منعقد ہوا۔ قاری محمد صدیق صاحب اور عبدالحلیم صاحب فاروقی نے سیرت پاک پر مدلل روشنی ڈالی۔ دو بجے تقاریر ختم ہونے کے بعد مشاعرہ شروع ہوا جس میں سندیلہ ہردوئی کے شعراء نے دربار رسالت میں نذر عقیدت پیش کی۔ ۳½ بجے افتدار علی صاحب علوی نے حمید صدیقی صاحب کا سلام سنایا۔ بعد سلام یہ محفل پاک بحسن وخوبی ختم ہوئی۔ بعد میں شرکاء محفل کو شیرینی تقسیم کی گئی۔

تقی احمد صاحب کے یہاں محفل میلاد:-

اتوار ۱۴؍ اکتوبر کو موصوف نے اپنے نئے خرید مکان واقع شاہ گنج وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں محفل میلاد منعقد کی بیان میلاد مبارک حضرت شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے فرمایا۔ شرکاء میں علاوہ اعزا کے معززین شہر اور حضرات فرنگی محل نے بھی شرکت کی اختتام محفل پر شیرینی تقسیم کی گئی اور ایک پرتکلف پارٹی دی گئی۔

(باقی صفحہ ۷ پر)